نام کتاب ـــــــــ منتخب نصاب حصّہ پنجم (حقیقتِ صبر)

طبع اوّل (ستمبر 2005ء) ـــــــــ 1000

زیرِ اہتمام ـــــــــ انجمن خدّام القرآن سندھ، کراچی

کراچی میں لائبریریز اور مکتبہ جات کے پتے

1- قرآن اکیڈمی، خیابان راحت، درخشاں، فیز 6، ڈیفنس فون: 23-5340022

2- 11 - داؤد منزل' نزد فریسکو سوئیٹ' آرام باغ فون: 2216586 - 2620496

3- حق اسکوائر' عقب اشفاق میموریل ہسپتال' بلاک 13-C' گلشنِ اقبال فون: 65-4993464

4- دوسری منزل، حق چیمبر، بالمقابل بسم اللہ تقی ہسپتال، کراچی ایڈمنسٹریشن سوسائٹی فون: 4382640

5- قرآن مرکز، نزد مسجد طیّبہ، سیکٹر 35/A، زمان ٹاؤن، کورنگی نمبر 4 فون: 5078600

6- فلیٹ نمبر 2، محمدی منزل، بلاک ''K''، نارتھ ناظم آباد فون: 6674474

7- قرآن مرکز B-181، بالمقابل زین کلینک، نزد مادام اپارٹمنٹس، چھوٹا گیٹ، شارع فیصل۔ فون: 4591442

8- قرآن اکیڈمی یٰسین آباد، فیڈرل بی ایریا بلاک 9 فون: 6337361

9- فلیٹ نمبر A-104، اقراء کمپلیکس، بلاک 17، پرفیوم چوک، گلستانِ جوہر۔ فون: 8268184

10- دوکان نمبر 4، قریشی اسکوائر، عقب المصطفیٰ میڈیکل سینٹر، گلشن اقبال فون: 0300-3661996

11- متصل محمدی آٹوز، اسلام چوک، سیکٹر 11 1/2، اورنگی ٹاؤن۔ فون: 0300-2685340

12- قرآن مرکز لانڈھی، مکان نمبر 861، سیکٹر 37-D، لانڈھی نمبر 2، نزد رضوان سوئیٹس

13- رضوان سوسائٹی بس اسٹاپ، یونیورسٹی روڈ۔ فون: 8143055

14- قرآن مرکز، R-20، پایونیئر فاؤنٹین، فیز 2، گلزارِ ہجری، KDA اسکیم 33 فون: 4645101

منتخب نصاب کے تفصیلی دروس کی سماعت کے لئے حاصل کیجئے

الھدٰی سیریز کے 44 آڈیو کیسٹس

الھدٰی کمپیوٹر CD

منتخب نصاب حصّہ پنجم کا تعارف

منتخب نصاب حصّہ پنجم کا موضوع ہے صبر و مصابرت۔ صبر و ثبات، ہمت و جرأت اور پامردی و استقلال کی کامل ترین مثال تھے مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ۔ لہٰذا منتخب نصاب حصّہ پنجم کے اسباق، دورِ نبوی ﷺ میں پیش آنے والے صبر کے مختلف مواقع سے ایک تدریج کے ساتھ بحث کرتے ہیں۔

منتخب نصاب حصّہ پنجم کی ابتداء حقیقتِ صبر کے موضوع پر ایک مضمون سے ہوتی ہے اور اُس کے بعد دس اسباق اِس حصہ میں شامل ہیں۔

- پہلا درس سورۂ عنکبوت کے پہلے رکوع پر مشتمل ہے۔ اِس رکوع میں اہلِ ایمان کو اُن حالات میں صبر و ثبات کی تلقین کی گئی جبکہ وہ کفار کی طرف سے بہیمانہ تشدد پر گھبرا گئے تھے۔
- دوسرا درس سورۂ عنکبوت کے آخری تین رکوعوں میں سے اُن ہدایات کے بیان پر مشتمل ہے جو اُن حالات سے متعلق ہیں جب اہلِ ایمان پر ظلم و ستم اپنی آخری حدوں کو پہنچ رہا ہو۔
- تیسرا درس سورۂ کہف کی آیات 27 تا 29 پر مشتمل ہے جس میں اُس صورتِ حال میں صبر اور استقامت کی تلقین ہے جب باطل یہ محسوس کر چکا ہو کہ وہ اہلِ حق کو تشدد یا لالچ کے ذریعہ جادۂ حق سے نہیں ہٹا سکتا، لہٰذا وہ اہلِ حق کو سودے بازی کے جال میں جکڑنے کی کوشش کر رہا ہو۔
- چوتھا درس سورۂ بقرۃ کی آیات 153 تا 157 پر مشتمل ہے جس میں مسلمانوں کو ہجرتِ مدینہ کے فوراً بعد قتال کے کٹھن مراحل میں صبر و ثبات کے حوالے سے اہم ہدایات دی گئی ہیں۔
- پانچویں درس سے لے کر دسویں درس میں بالترتیب غزوۂ بدر، غزوۂ اُحد، غزوۂ احزاب، صلح حدیبیہ، فتحِ مکہ اور غزوۂ تبوک کے مواقع پر پیش آنے والی آزمائشوں پر صبر کے مراحل کا بیان ہے۔

حقیقتِ صبر

☆ موضوع کی اھمیت :

انسان کی سب سے بڑی کامیابی یہ ہے کہ اِسے اللہ کی محبت وقربت اور آخرت میں جنت کی عظیم نعمت حاصل ہوجائے۔ اِس کامیابی کے حصول کا ذریعہ ہے صبر۔ اِس حوالے سے آیاتِ قرآنی کی روشنی میں مندرجہ ذیل نکات قابلِ ذکر ہیں :

1- صبر اللہ کے محبوب بندوں کی صفت ہے :

اَلصّٰبِرِیْنَ وَالصّٰدِقِیْنَ وَالْقٰنِتِیْنَ وَالْمُنْفِقِیْنَ وَالْمُسْتَغْفِرِیْنَ بِالْاَسْحَارِ ﴿﴾

''یہ وہ لوگ ہیں جو صبر کرنے والے، سچ بولنے والے، فرمانبرداری کرنے والے، (اللہ کی راہ میں) خرچ کرنے والے اور اوقاتِ سحر میں گناہوں پر بخشش مانگنے والے ہیں۔'' (آلِ عمران : 17)

وَبَشِّرِ الْمُخْبِتِیْنَ ﴿﴾ الَّذِیْنَ اِذَا ذُکِرَ اللّٰہُ وَجِلَتْ قُلُوْبُھُمْ وَالصّٰبِرِیْنَ عَلٰی مَآ اَصَابَھُمْ وَالْمُقِیْمِی الصَّلٰوۃِ ۙ وَمِمَّا رَزَقْنٰھُمْ یُنْفِقُوْنَ ﴿﴾

''اور (اے نبی ﷺ) خوشخبری سنا دیجئے عاجزی اختیار کرنے والوں کو۔ یہ وہ لوگ ہیں کہ جب اللہ کا نام لیا جاتا ہے تو اُن کے دل لرز جاتے ہیں اور (جب) اُن پر مصیبت پڑتی ہے تو صبر کرتے ہیں اور نماز قائم کرتے ہیں اور جو (مال) ہم نے اُن کو عطا کیا ہے اُس میں سے (نیک کاموں میں) خرچ کرتے ہیں۔'' (الحج : 34-35)

2 - اللہ صبر کرنے والوں سے محبت کرتا ہے :

وَکَاَیِّنْ مِّنْ نَّبِیٍّ قٰتَلَ مَعَہٗ رِبِّیُّوْنَ کَثِیْرٌ ۚ فَمَا وَھَنُوْا لِمَآ اَصَابَھُمْ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ وَمَا ضَعُفُوْا وَمَا اسْتَکَانُوْا ؕ وَاللّٰہُ یُحِبُّ الصّٰبِرِیْنَ ﴿﴾

''اور کتنے ہی نبی ایسے گزرے ہیں کہ جن کے ساتھ مل کر اللہ والوں نے جنگ کی ہے

تو جو مصیبتیں اُن پر اللہ کی راہ میں واقع ہوئیں اُن کے سبب اُنہوں نے نہ تو ہمت ہاری اور نہ بزدلی دکھائی، نہ (کافروں سے) دبے۔ اور اللہ تعالیٰ صبر کرنے (ڈٹ جانے) والوں سے محبت کرتا ہے۔'' (آلِ عمران : 146)

3 - اللہ کی مدد صبر کرنے والوں کے ساتھ ہوتی ہے :

کَمْ مِّنْ فِئَۃٍ قَلِیْلَۃٍ غَلَبَتْ فِئَۃً کَثِیْرَۃً ۢ بِاِذْنِ اللّٰہِ وَاللّٰہُ مَعَ الصّٰبِرِیْنَ ﴿﴾

''بارہا ایسا ہوا ہے کہ چھوٹی جماعت غالب آ گئی بڑی جماعت پر اللہ کے حکم سے اور اللہ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے۔'' (البقرۃ : 249)

فَاِنْ یَّکُنْ مِّنْکُمْ مِّائَۃٌ صَابِرَۃٌ یَّغْلِبُوْا مِائَتَیْنِ وَاِنْ یَّکُنْ مِّنْکُمْ اَلْفٌ یَّغْلِبُوْٓا اَلْفَیْنِ بِاِذْنِ اللّٰہِ وَاللّٰہُ مَعَ الصّٰبِرِیْنَ ﴿﴾

''پس اگر تم میں ایک سو ثابت قدم رہنے والے ہوں گے تو دو سو پر غالب رہیں گے اور اگر ایک ہزار ہوں گے تو اللہ کے حکم سے دو ہزار پر غالب رہیں گے اور اللہ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے۔'' (الانفال : 66)

4 - صبر دنیا میں اہلِ باطل سے حفاظت کا ذریعہ ہے :

وَاِنْ تَصْبِرُوْا وَتَتَّقُوْا لَا یَضُرُّکُمْ کَیْدُھُمْ شَیْئًا اِنَّ اللّٰہَ بِمَا یَعْمَلُوْنَ مُحِیْطٌ ﴿﴾

''اور اگر تم صبر کرو اور اللہ کی نافرمانی سے بچو تو اُن کی سازشیں تمہیں کچھ بھی نقصان نہ پہنچا سکیں گی اور اللہ اُن کی حرکتوں کا احاطہ کئے ہوئے ہے۔'' (آلِ عمران : 120)

5 - راہِ حق میں مومنوں کو صبر کے امتحان سے گذرنا پڑے گا :

لَتُبْلَوُنَّ فِیْٓ اَمْوَالِکُمْ وَاَنْفُسِکُمْ وَلَتَسْمَعُنَّ مِنَ الَّذِیْنَ اُوْتُوا الْکِتٰبَ مِنْ قَبْلِکُمْ وَمِنَ الَّذِیْنَ اَشْرَکُوْٓا اَذًی کَثِیْرًا وَّاِنْ تَصْبِرُوْا وَتَتَّقُوْا فَاِنَّ ذٰلِکَ

مِنْ عَزْمِ الْاُمُوْرِ ﴿﴾

''(مومنو!) مال و جان میں تمہاری آزمائش ہوکے رہے گی اور تمہیں اہلِ کتاب اور مشرکین سے بہت زیادہ تکلیف دہ باتیں سننا پڑیں گی اور اگر تم صبر کرو اور اللہ کی نافرمانی سے بچو تو یہ بڑے ہمت کے کاموں میں سے ہے۔'' (آلِ عمران : **186**)

وَلَنَبْلُوَنَّكُمْ حَتّٰى نَعْلَمَ الْمُجٰهِدِيْنَ مِنْكُمْ وَالصّٰبِرِيْنَ وَنَبْلُوَا اَخْبَارَكُمْ ﴿﴾

''اور ہم تمہیں آزماتے رہیں گے یہاں تک کہ ظاہر کردیں گے تم میں سے جہاد اور صبر کرنے (ڈٹ جانے) والوں کو اور ہم تمہارے حالات جانچ کر رہیں گے۔'' (محمدؐ : **31**)

6 - صبر کرنے والوں کو اللہ بغیر حساب اجر عطا فرمائے گا :

اِنَّمَا يُوَفَّى الصّٰبِرُوْنَ اَجْرَهُمْ بِغَيْرِ حِسَابٍ ﴿﴾

''بے شک صبر کرنے والوں کو اُن کا اجر بغیر حساب کے ملے گا۔'' (الزمر : **10**)

مَا عِنْدَكُمْ يَنْفَدُ وَمَا عِنْدَ اللّٰهِ بَاقٍ ط وَلَنَجْزِيَنَّ الَّذِيْنَ صَبَرُوْٓا اَجْرَهُمْ بِاَحْسَنِ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿﴾

''جو کچھ تمہارے پاس ہے وہ ختم ہوجاتا ہے اور جو اللہ کے پاس ہے وہ باقی رہنے والا ہے اور جن لوگوں نے صبر کیا ہم اُن کو ضرور اُن کے بہترین اعمال کی مناسبت سے بدلہ دیں گے۔'' (النحل : **96**)

7 - جنت صبر ہی کا بدلہ ہے :

رمضان المبارک کے بارے میں نبی اکرم ﷺ کا ارشاد ہے :

وَهُوَ شَهْرُ الصَّبْرِ وَالصَّبْرُ ثَوَابُهُ الْجَنَّةُ

''اور وہ صبر کا مہینہ ہے اور صبر ہی ہے جس کا بدلہ جنت ہے۔'' (بیہقی)

قرآنِ حکیم میں اللہ نے مومنوں کو خبردار فرمایا :

اَمْ حَسِبْتُمْ اَنْ تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ وَلَمَّا يَعْلَمِ اللّٰهُ الَّذِيْنَ جٰهَدُوْا مِنْكُمْ

وَيَعْلَمَ الصّٰبِرِيْنَ ﴿﴾

''کیا تم یہ سمجھتے ہو کہ (بے آزمائش) جنت میں چلے جاؤ گے حالانکہ ابھی تو اللہ نے ظاہر ہی نہیں کیا کہ تم میں سے کون جہاد کرنے والے ہیں اور کون صبر کرنے (ڈٹ جانے) والے ہیں۔'' (آلِ عمران : **142**)

روزِ قیامت اللہ تعالیٰ کافروں سے فرمائیں گے کہ وہ لوگ جن کا تم دنیا میں مذاق اڑاتے رہے، جن کی عملی جدوجہد میں تم رکاوٹ بنتے رہے، جنہیں کمزور دیکھ کر تم نے دبائے رکھا اور وہ کمالِ ہمت و بردباری سے صبر کا دامن تھامے رہے، دیکھو آج اس صبر کی بدولت مَیں انہیں کیسا بدلہ دے رہا ہوں، کیا اعلیٰ مقامات انہیں حاصل ہو رہے ہیں! الفاظِ قرآنی ہیں :

اِنِّىْ جَزَيْتُهُمُ الْيَوْمَ بِمَا صَبَرُوْٓا اَنَّهُمْ هُمُ الْفَآئِزُوْنَ ﴿﴾

''آج میں نے اُنہیں بدلہ دے دیا جو اُنہوں نے صبر کیا تھا، بلاشبہ وہی منزلِ مراد کو پہنچنے والے ہیں۔'' (المؤمنون : **111**)

وَجَزٰهُمْ بِمَا صَبَرُوْا جَنَّةً وَّحَرِيْرًا ﴿﴾ (الدھر : **12**)

''اور وہ (اللہ) اُن کے صبر کے بدلے اُنہیں دے گا جنت اور ریشم (کا لباس)۔''

فرشتے اہلِ جنت سے کہیں گے :

سَلٰمٌ عَلَيْكُمْ بِمَا صَبَرْتُمْ فَنِعْمَ عُقْبَى الدَّارِ ﴿﴾ (الرعد : **24**)

''تم پر سلام ہو اس صبر کی وجہ سے جو تم نے کیا، پھر عمدہ ہے عاقبت کا گھر۔''

☆ مفہوم :

لفظ صبر کا مادہ ہے ص ب ر۔ باب ضَرَبَ سے اِس کے لغوی معنی ہیں جھیلنا، برداشت کرنا یا خود کو روکنا۔ ارشاداتِ باری تعالیٰ ہیں :

وَاِنْ عَاقَبْتُمْ فَعَاقِبُوْا بِمِثْلِ مَا عُوْقِبْتُمْ بِهٖ وَلَئِنْ صَبَرْتُمْ لَهُوَ

خَیۡرٌ لِّلصّٰبِرِیۡنَ ﴿﴾

''اور اگر تم اُن سے بدلہ لینا چاہو تو اتنا ہی لو جتنی تکلیف تمہیں اُن سے پہنچی اور اگر برداشت کرو تو وہ صبر کرنے والوں کیلئے بہت اچھا ہے۔'' (النحل : 126)

وَاصۡبِرۡ نَفۡسَکَ مَعَ الَّذِیۡنَ یَدۡعُوۡنَ رَبَّهُمۡ بِالۡغَدٰوةِ وَالۡعَشِیِّ یُرِیۡدُوۡنَ وَجۡهَهٗ

''اور (اے نبی ﷺ) اپنے آپ کو روکے رکھیے اُن کے ساتھ جو صبح و شام اپنے رب کو پکارتے اور اُس کی خوشنودی کے طالب ہیں۔'' (الکہف : 28)

اصطلاحی طور پر صبر کے معنی ہیں ناخوشگوار حالات میں استقامت کے ساتھ ڈٹے رہنا، مخالف قوتوں سے الجھنا اور اپنے موقف و مشن سے پیچھے نہ ہٹنا۔ قرآنِ حکیم میں حضرت طالوت کے مٹھی بھر ساتھیوں نے جالوت کے تعداد میں کئی گنا بڑے لشکر سے مقابلہ کے وقت یوں دعا کی :

رَبَّنَاۤ اَفۡرِغۡ عَلَیۡنَا صَبۡرًا وَّثَبِّتۡ اَقۡدَامَنَا وَانۡصُرۡنَا عَلَی الۡقَوۡمِ الۡکٰفِرِیۡنَ ﴿﴾

''اے ہمارے رب ہمیں بھرپور استقامت عطا فرما اور ہمارے قدموں کو جما دے اور کفار کے مقابلہ میں ہماری مدد فرما۔'' (البقرہ : 250)

کشاکشِ خس و دریا ہے دیدنی کوثر
الجھ رہے ہیں زمانے سے چند دیوانے

☆ صبر کی اقسام :

صبر کی دو اقسام ہیں یعنی حادثات پر صبر کرنا اور کسی مقصد کی خاطر صبر کرنا۔

1 - حادثات پر صبر :

حادثات کے حوالے سے ہدایتِ ربانی ہے :

مَاۤ اَصَابَ مِنۡ مُّصِیۡبَةٍ اِلَّا بِاِذۡنِ اللّٰهِ ؕ وَمَنۡ یُّؤۡمِنۡۢ بِاللّٰهِ یَهۡدِ قَلۡبَهٗ

''کوئی مصیبت نازل نہیں ہوتی مگر اللہ کے حکم سے اور جو شخص اللہ پر ایمان رکھتا ہے

وہ اُس کے دل کو ہدایت دیتا ہے۔'' (التغابن : 11)

بندۂ مومن حادثات کو منجانب اللہ اور ذریعۂ آزمائش سمجھتا ہے اور پھر اللہ سے اجر کی امید پر فوری صبر کرتا ہے۔ اِسے صبرِ جمیل کہا جاتا ہے۔ ویسے صبر تو ہر انسان کو کرنا پڑتا ہے کیوں کہ مرثیوں، ماتم، نالہ و فریاد، بال نوچنے، گریبان پھاڑنے اور سر پر خاک ڈالنے سے حادثات کی تلافی نہیں ہو جاتی لیکن یہ سب کرنے کے بعد کا صبر، انسان کو اجر سے محروم کر دیتا ہے۔ دانشمندی کا تقاضا ہے کہ صبرِ جمیل کیا جائے۔

2 - کسی مقصد کی خاطر صبر کرنا :

مقصد مثبت بھی ہو سکتا ہے اور منفی بھی، البتہ ہر مقصد کے حصول کے لئے صبر و استقامت ناگزیر ہے۔ مثبت مقصد کے لئے بھی صبر کی دو صورتیں ہیں :

i - اعمالِ صالحہ کے لئے صبر کرنا : نیکی پر کاربند رہنے کے لئے یا گناہ سے بچنے کے لئے انسان کو صبر کرنا پڑتا ہے۔ مثلاً فجر کی نماز کی ادائیگی کے لئے روزانہ اپنی نیند کو قربان کرنا پڑتا ہے۔ اِسی طرح اگر انسان ضرورت مند ہو اور اُس کے لئے حرام کمائی کا حصول ممکن ہو تو خود کو اِس سے روکنا بغیر صبر کے ممکن نہیں۔ صبر ہی کے ذریعہ انسان ایمان پر کاربند رہتا ہے اور عملِ صالح کے بنیادی تقاضے پورے کرتا ہے۔ پھر اپنے جذبات کو تھامنا بھی صبر ہی سے ممکن ہوتا ہے اور خواہشات کی لگامیں بھی صبر ہی کے ذریعے کھینچی جاسکتی ہے۔ سورہ نازعات آیت 40 میں فرمایا گیا :

وَاَمَّا مَنۡ خَافَ مَقَامَ رَبِّهٖ وَنَهَی النَّفۡسَ عَنِ الۡهَوٰی فَاِنَّ الۡجَنَّةَ هِیَ الۡمَاۡوٰی ﴿﴾

''اور جو اپنے رب کے سامنے جواب دہی کے احساس سے ڈرتا رہا اور اُس نے اپنے آپ کو نفسانی خواہشات سے روکے رکھا تو جنت ہی اُس کا ٹھکانہ ہے۔''

اِس آیت میں صبر ہی کا بیان ہے جس کے ذریعہ خواہشات کو دبانا، شہوات کو لگام دینا اور مرغوباتِ نفس کے حصول کے لئے طبیعت میں جو طوفان بپا ہے اُس کو روک کر رکھنا ممکن ہوتا ہے۔ اِس کے بعد انسان ایمان پر گامزن رہ سکتا ہے اور عملِ صالح کے مدارج و مراتب طے کرسکتا ہے۔

ii - **تواصی بالحق کے لئے صبر کرنا**: کسی بھی انسان کو حق کی تبلیغ کے مشن سے ہٹانے کے لئے طنز و تشدد بھی کیا جاتا ہے، لالچ بھی دی جاتی ہے اور سودے بازی کی پیشکش بھی کی جاتی ہے۔ صبر یہ ہے کہ اپنی منزل اور اپنے ہدف کے تعین کے بعد انسان پوری ثابت قدمی سے اِس کی طرف پیش قدمی جاری رکھے۔ کوئی مخالفت، کوئی رکاوٹ، کوئی تشدد، اُسے اپنے مقصد اور اپنی منزلِ مقصود کی جانب پیش قدمی سے روک نہ سکے، کوئی طمع، کوئی لالچ، یا کسی اعتبار سے مرغوباتِ نفس کی کوئی کشش اُس کی راہ میں حائل نہ ہو سکے اور نہ ہی سودے بازی کی کوئی پیشکش اُسے باطل کے ساتھ سمجھوتے پر آمادہ کر سکے۔ تواصی بالحق کو جاری رکھنے کے لئے ان تینوں صورتوں میں صبر کرنا پڑتا ہے۔

اِس حوالے سے نبی اکرم ﷺ صبر و ثبات کی کامل مثال ہیں۔ مکی دور کے ابتدائی چھ سالوں میں آپ ﷺ پر طنز و تشدد کے پہاڑ توڑے گئے لیکن آپ ﷺ اپنے مشن پر ڈٹے رہے۔ پھر آپ ﷺ کو دولت، بادشاہت اور مکہ کی خوبصورت ترین خاتون سے شادی کی پیشکش کی گئی لیکن آپ ﷺ کسی **temptation** سے مرعوب نہ ہوئے۔ مکی دور کے آخر میں آپ ﷺ کو سودے بازی کی پیش کش کی گئی لیکن آپ ﷺ نے اِس پیشکش کو بھی ٹھکرا دیا۔

سید قطب شہیدؒ نے اپنی تفسیر ''فی ظلال القرآن'' میں سورۂ آلِ عمران کی آخری آیت کی تشریح میں صبر کی صورتیں بڑی وضاحت سے بیان کی ہیں۔ ایسے محسوس

ہوتا ہے کہ یہ بیان، راہِ حق کی جدوجہد کے عملی تجربات کا عکاس ہے:

''دعوتِ اسلامی اور راہِ حق میں ہر ہر قدم پر مشکلات کا سامنا ہوتا اور ہر ہر مرحلے پر مصائب منتظر ہوتے ہیں۔ اِس لئے صبر اس راہ کا بہترین زادِ راہ ہے۔ نفس کی خواہشوں اور رغبتوں پر صبر، اُس کی طمع اور لالچ پر صبر، اُس کے ضعف اور کمزوری پر صبر اور اُس کی جلد بازی پر صبر اور لوگوں کی جہالتوں پر صبر، اُن کے غلط تصورات پر صبر، اُن کی کج فطرتی پر صبر، اُن کی کج باطنی پر صبر، اُن کی کج فہمی پر صبر، اُن کے غرور اور اُن کے حق سے گریز پر مبنی حیلے اور بہانوں پر صبر، باطل کے پھلنے پھولنے، سرکشی کے سر اٹھانے اور شر کے طاقتور ہونے پر صبر، بے یار و مددگار ہونے، راہ کے طویل اور پُرصعوبت ہونے پر صبر، تنگی اور تکلیف میں آنے والے شیطانی وساوس پر صبر، رنج و غم، غصہ و طیش اور بے اعتمادی اور نا اُمیدی جیسے نفسیاتی امراض پر صبر، قدرت، نصرت، غلبہ، سہولت اور آسانی کے موقع پر ضبطِ نفس پر صبر اور اِس موقع پر شکرِ الٰہی بجالانا ہر تنگی اور فراخی میں اللہ کی رضا مدنظر رکھنا اور ہر معاملے میں اُسی پر توکل کرنا اور اُسی سے ڈرنا اور اُسی کا تقویٰ اختیار کرنا۔ اِن تمام اُمور پر صبر اور اُن تمام اُمور پر صبر جو سالک یعنی راہِ حق کے مسافر کی راہ میں پیش آئیں اور جن کا کوئی احاطہ نہیں ہو سکتا اور نہ اِن تجربات کو اور اِن کی تلخیوں کو الفاظ میں بیان کیا جاسکتا ہے، بلکہ راہِ حق کا راہی خود ہی اِس لذت کو محسوس کرسکتا ہے اور جان سکتا ہے۔ چنانچہ قرآن میں جن مؤمنین اوّلین کو مخاطب کیا گیا ہے وہ پوری طرح اِس لفظ صبر کے مفہوم کو سمجھ رہے تھے کیوں کہ وہ عملاً اور بالفعل اِن حالات سے گزر رہے تھے۔''

☆ گذشتہ اسباق میں صبر کا ذکر :

منتخب نصاب کے گذشتہ اسباق میں صبر کا ذکر پانچ مرتبہ آیا ہے :

1- سورۃ العصر میں صبر کو نجاتِ اخروی کی لازمی شرط اور صراطِ مستقیم کا آخری سنگِ میل قرار دیا گیا :

وَالْعَصْرِ ۞ اِنَّ الْاِنْسَانَ لَفِیْ خُسْرٍ ۞ اِلَّا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَتَوَاصَوْا بِالْحَقِّ وَتَوَاصَوْا بِالصَّبْرِ ۞

"قسم ہے تیزی سے گزرتے ہوئے زمانے کی بے شک تمام انسان واقعی خسارے میں ہیں سوائے ان کے جو ایمان لائے اور جنہوں نے اچھے عمل کیے اور باہم مل کر حق کی تاکید کی اور باہم مل کر صبر کی تلقین کی۔"

2- سورۂ بقرۃ آیت **177** میں صبر کو نیکی اور تقویٰ کا نقطۂ عروج (**climax**) قرار دیا گیا :

وَالصّٰبِرِیْنَ فِی الْبَاْسَآءِ وَالضَّرَّآءِ وَحِیْنَ الْبَاْسِ

"(نیک لوگ بالخصوص) صبر کرنے والے ہوتے ہیں سختیوں میں اور تکالیف میں اور لڑائی کے وقت۔"

3 - سورۂ لقمان آیت **17** میں اِس مسلمہ حقیقت کی طرف رہنمائی کی گئی کہ "اَلْحَقُّ مُـــرٌّ" سچ کڑوا ہوتا ہے۔ سچائی عام طور پر قابلِ قبول نہیں ہوتی۔ لہٰذا اِس کی تبلیغ کے ردِ عمل میں تکالیف آئیں گی، اُن کو برداشت کرنے کے لئے صبر کا بھرپور مادّہ ہونا چاہیئے ۔ پہلے سے تیار ہو جاؤ کہ یہ راستہ پُر خار ہے، اِس میں مخالفتوں کے کانٹے بچھے ہوئے ہیں، یہ پھولوں کی سیج نہیں ہے۔ حضرت لقمان اپنے بیٹے کو حکم دیتے ہیں :

یٰبُنَیَّ اَقِمِ الصَّلٰوۃَ وَاْمُرْ بِالْمَعْرُوْفِ وَانْہَ عَنِ الْمُنْکَرِ وَاصْبِرْ عَلٰی مَآ اَصَابَکَ اِنَّ ذٰلِکَ مِنْ عَزْمِ الْاُمُوْرِ ۞

"اے میرے بیٹے! قائم کر نماز اور حکم دے نیکی کا اور روک برائی سے اور صبر کر اُس

پر جو تجھ پر بیتے بے شک یہ ہے ہمت کے کاموں میں سے۔"

4- سورہ حٰم السجدۃ آیت **35** میں صبر کی چوٹی یہ بتائی گئی کہ برائی کا جواب بھلائی سے دیا جائے۔ البتہ آگاہ کر دیا گیا کہ :

وَمَا یُلَقّٰھَآ اِلَّا الَّذِیْنَ صَبَرُوْا وَمَا یُلَقّٰھَآ اِلَّا ذُوْحَظٍّ عَظِیْمٍ ۞

"اور نہیں ملتی یہ سعادت مگر اُن کو جنہوں نے صبر کیا اور نہیں ملتی یہ سعادت مگر اُن کو جو بڑے نصیب والے ہیں۔"

5- سورۂ فرقان آیت **75** میں یہ حقیقت واضح کی گئی کہ قرآن کا انسانِ مطلوب بننے کے لئے درکار اعلیٰ صفات کا حصول بغیر صبر کے ممکن نہیں۔ لہٰذا ایسے انسانوں کے لئے انعامات کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا گیا :

اُولٰٓئِکَ یُجْزَوْنَ الْغُرْفَۃَ بِمَا صَبَرُوْا

"یہ ہیں وہ لوگ جن کو جنت کے بالاخانے عطا کئے جائیں گے اُس صبر کی وجہ سے جو اُنہوں نے کیا۔"

حقیقت یہ ہے کہ قرآنِ حکیم میں صبر کا ذکر اِس طور سے کیا گیا ہے کہ سلوکِ قرآنی میں صبر بنیادی اور لازمی جزو کی حیثیت رکھتا ہے اور صراطِ مستقیم کا ہر ہر مرحلہ صبر ہی کے ذریعے طے پاتا ہے۔ اِس پورے عمل کے روحِ رواں، اِس کے لئے جذبۂ محرکہ اور اِس کی شرطِ ناگزیر کے طور پر صبر ہی کا ذکر ہوتا ہے۔

☆ قرآنِ حکیم میں نبی اکرم ﷺ کو صبر کی تلقین :

قرآنِ حکیم کی ابتدائی نازل ہونے والی سورتوں میں صبر کے حکم کے مخاطبِ اوّل نبی کریم ؐ تھے۔ آپ ﷺ پر جب وحی کا نزول شروع ہوا تو فریضۂ رسالت کی ادائیگی کے پہلے حکم کے ساتھ ہی صبر کی ہدایت بھی نازل ہوئی :

یٰٓاَیُّھَا الْمُدَّثِّرُ ۞ قُمْ فَاَنْذِرْ ۞ وَرَبَّکَ فَکَبِّرْ ۞ وَثِیَابَکَ فَطَھِّرْ ۞

وَالرُّجْزَ فَاهْجُرْ ﴿﴾ وَلَا تَمْنُنْ تَسْتَكْثِرُ ﴿﴾ وَلِرَبِّکَ فَاصْبِرْ ﴿﴾

''اے لحاف میں لپٹنے والےﷺ، کھڑے ہو جائیے اور خبر دار کیجئے اور اپنے رب کی بڑائی قائم کیجئے اور اپنے کپڑوں کو پاک رکھیے اور ہر نجاست سے دُور رہیے اور (اِس نیت سے) احسان نہ کیجئے کہ اِس سے زیادہ کے طالب ہوں اور اپنے رب کے لئے صبر کیجئے۔''

اِن آیات میں آپﷺ کو آگاہ کر دیا گیا کہ جس راہ پر آپﷺ نے قدم رکھا ہے، صبر اِس کا لازمی تقاضا ہے۔ اب جھیلنا ہوگا، برداشت کرنا ہوگا اور تحمل کا مظاہرہ کرنا ہوگا۔ مصائب، تکالیف اور آزمائشوں کا مردانہ وار مقابلہ کرنا ہوگا۔ چنانچہ کئی مکی سورتوں میں آپﷺ کے لئے صبر کا ذکر کہیں حکم کے انداز میں اور کہیں تلقین و ہدایت کے پیرائے میں آیا ہے۔

- جب نبی اکرمﷺ نے دعوت کا آغاز فرمایا تو سب سے پہلا ردِّعمل جو اُس معاشرے کی جانب سے ظاہر ہوا وہ تمسخر واستہزاء کی صورت میں تھا۔ کسی نے آپؐ کو پاگل کہا (حجر: 6)، کسی نے شاعر ہونے کا بہتان لگایا (طور: 30)، کسی نے سحر زدہ ہونے کا طعنہ دیا (فرقان: 8) اور سب سے بڑی گستاخی یہ کی گئی کہ آپﷺ کو جادوگر اور بہت بڑا جھوٹا قرار دیا گیا ''نَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ ذٰلِکَ'' :

وَقَالَ الْکٰفِرُوْنَ ھٰذَا سٰحِرٌ کَذَّابٌ ﴿﴾

''اور کافر کہنے لگے کہ یہ تو جادوگر ہے بہت بڑا جھوٹا۔'' (ص : 6)

اِن سب باتوں کے جواب میں نبی اکرمﷺ کو صبر کرنے، جھیلنے اور برداشت کرنے کا حکم دیا گیا۔

وَاصْبِرْ عَلٰی مَا یَقُوْلُوْنَ وَاھْجُرْھُمْ ھَجْرًا جَمِیْلًا ﴿﴾

''اور (اے نبیؐ) صبر کیجئے اُن کڑوی باتوں پر جو یہ کہہ رہے ہیں اور اِن سے علیحدگی اختیار کیجئے بڑی خوبصورتی کے ساتھ۔'' (المزمل : 10)

- اِس کے بعد جب کفار نے تمسخر واستہزاء سے بڑھ کر آپﷺ کے خلاف طرح طرح کی سازشوں کا آغاز کیا تو اللہ نے آپﷺ کو تلقین فرمائی :

وَاصْبِرْ وَمَا صَبْرُکَ اِلَّا بِاللّٰہِ وَلَا تَحْزَنْ عَلَیْھِمْ وَلَا تَکُ فِیْ ضَیْقٍ مِّمَّا یَمْکُرُوْنَ ﴿﴾ اِنَّ اللّٰہَ مَعَ الَّذِیْنَ اتَّقَوْا وَّالَّذِیْنَ ھُمْ مُّحْسِنُوْنَ ﴿﴾

''اور (اے نبیؐ) صبر کیجئے اور آپ کا صبر اللہ ہی کی مدد سے ہے اور اُن کے بارے میں غم نہ کیجئے اور اُن کی سازشوں کی وجہ سے تنگدل نہ ہو جائیے ۔ بے شک اللہ ساتھی ہے پرہیزگاروں اور نیکوکاروں کا۔'' (النحل : 127 - 128)

- جب کفار کی مخالفت نے تشدد کی صورت اختیار کر لی تو آپﷺ کو تسلی دی گئی :

وَلَقَدْ کُذِّبَتْ رُسُلٌ مِّنْ قَبْلِکَ فَصَبَرُوْا عَلٰی مَا کُذِّبُوْا وَاُوْذُوْا حَتّٰی اَتٰھُمْ نَصْرُنَا (الانعام : 34)

''اور آپؐ سے پہلے بھی رسولؑ جھٹلائے جاتے رہے پھر وہ (رسولؑ) جھٹلانے اور ایذارسانی پر صبر کرتے رہے یہاں تک کہ اُن کے پاس ہماری مدد آپہنچی۔''

- کفار کی ضد جب مزید بڑھتی چلی گئی اور عذاب کی وعید سے ڈرنے کے بجائے جب وہ فوری عذاب کا مطالبہ کرنے لگے تو آپﷺ کے صبر کا پیمانہ بھی لبریز ہونے لگا اور آپﷺ بھی خواہش کرنے لگے کہ اب اِنہیں اپنے سیاہ اعمال کی سزا مل ہی جانی چاہیئے۔ ایسے میں اللہ نے فرمایا :

فَاصْبِرْ کَمَا صَبَرَ اُولُوا الْعَزْمِ مِنَ الرُّسُلِ وَلَا تَسْتَعْجِلْ لَّھُمْ

''اور (اے نبیؐ) صبر کیجئے جیسے کہ ہمارے صاحبِ عزیمت رسولؑ صبر کرتے رہے ہیں اور اِن کے بارے میں جلدی نہ کیجئے۔'' (الاحقاف : 35)

فَاصْبِرْ صَبْرًا جَمِیْلًا ﴿﴾

''پس (اے نبیؐ) صبر کیجئے خوبصورتی کے ساتھ!'' (المعارج : 5)

- مکی دور کے آخر میں کفار آپ ﷺ کو سودے بازی کی پیشکش کرتے رہے تا کہ آپ ﷺ اپنے موقف میں کچھ لچک پیدا کرلیں لیکن آپ ﷺ کو حکم دیا گیا :

فَاصْبِرْ لِحُكْمِ رَبِّكَ وَلَا تُطِعْ مِنْهُمْ اٰثِمًا اَوْ كَفُوْرًا ﴿﴾

''پس (اے نبی ؐ) اپنے رب کے حکم کا انتظار کیجئے اور اِن گناہوں میں ڈوبے ہوئے منکر لوگوں کی باتوں میں نہ آیئے۔'' (الدھر : 24)

- مکی دور کے آخر میں جب قریش کی ہٹ دھرمی اور ضد اپنی آخری حدوں کو پہنچ گئی تو اللہ تعالیٰ نے صحابہ کرام ؓ کو ہجرت کی اجازت دے دی۔ حضرت یونس ؑ کی طرح نبی کریم ؐ بھی کفار کی حق دشمنی سے بیزار اور ہجرت کرنے کی خواہش رکھتے تھے۔ ایسے میں اللہ نے آپ ﷺ کو نصیحت فرمائی :

فَاصْبِرْ لِحُكْمِ رَبِّكَ وَلَا تَكُنْ كَصَاحِبِ الْحُوْتِ

''(اے نبی ؐ) اپنے رب کے حکم کا انتظار کیجئے اور مچھلی والے (حضرت یونس ؑ) کے مانند نہ ہو جایئے۔'' (القلم : 48)

☆ قرآنِ حکیم میں صحابہ کرامؓ کو صبر کی تلقین :

- مکی دور کے وسط میں جب کفار زبانی استہزاء سے بڑھ کر مار پیٹ اور تشدد پر اتر آئے تو صحابہ کرام ؓ کو ہدایت دی گئی کہ ہر طرح کی مخالفت کو بغیر کسی ردِّعمل کے برداشت کیا جائے لیکن اپنے موقف پر ڈٹ کر ثابت قدمی کا مظاہرہ کیا جائے :

اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ قِيْلَ لَهُمْ كُفُّوْٓا اَيْدِيَكُمْ (النساء : 77)

''کیا تم نے نہیں دیکھا اُن کو جن سے کہا گیا اپنے ہاتھ بندھے رکھو۔''

- اِس کے بعد صحابہ کرام ؓ کو صرف صبر ہی کی نہیں بلکہ درگذر کرنے کی تلقین کی گئی :

وَلَمَنْ صَبَرَ وَغَفَرَ اِنَّ ذٰلِكَ لَمِنْ عَزْمِ الْاُمُوْرِ ﴿﴾ (الشوریٰ : 43)

''اور یقیناً جس نے صبر کیا اور درگذر کر دیا تو بلاشبہ یہ ہمت کے کاموں میں سے ہے۔''

- اِس کے بعد انتہائی مشکل ہدایت دی گئی کہ مخالفت کے جواب میں صرف خاموش ہی نہیں رہنا بلکہ برائی کا جواب حُسنِ سلوک سے دینا ہے :

وَالَّذِيْنَ صَبَرُوا ابْتِغَآءَ وَجْهِ رَبِّهِمْ وَاَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَاَنْفَقُوْا مِمَّا رَزَقْنٰهُمْ سِرًّا وَّعَلَانِيَةً وَّيَدْرَءُوْنَ بِالْحَسَنَةِ السَّيِّئَةَ اُولٰٓئِكَ لَهُمْ عُقْبَى الدَّارِ ﴿﴾

''اور جو اللہ کی خوشنودی حاصل کرنے کے لئے (مصائب پر) صبر کرتے ہیں اور نماز پڑھتے ہیں اور جو (مال) ہم نے اُن کو دیا ہے اُس میں سے پوشیدہ اور ظاہر خرچ کرتے ہیں اور برائی کا بدلہ اچھائی سے دیتے ہیں، یہی لوگ ہیں جن کے لئے عاقبت کا گھر ہے۔'' (الرعد : 22)

حبشہ سے مکہ آنے والے چند نومسلم اہلِ کتاب کی تحسین کرتے ہوئے اللہ نے فرمایا :

اُولٰٓئِكَ يُؤْتَوْنَ اَجْرَهُمْ مَّرَّتَيْنِ بِمَا صَبَرُوْا وَيَدْرَءُوْنَ بِالْحَسَنَةِ السَّيِّئَةَ وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ ﴿﴾ (القصص : 54)

''اُن لوگوں کو دگنا بدلا دیا جائے گا کیونکہ اُنہوں نے صبر کیا اور وہ برائی کا بدلہ اچھائی سے دیتے ہیں اور جو (مال) ہم نے اُن کو دیا ہے اُس میں سے خرچ کرتے ہیں۔''

- ہجرتِ مدینہ کے بعد صحابہ کرامؓ نے یہ سمجھا کہ شائد اب مشکلات ختم ہوگئیں کیونکہ مدینہ میں اوس اور خزرج کی اکثریت مسلمان ہو چکی ہے اور یہاں مشرکینِ مکہ جیسے مخالفین موجود نہیں۔ ایسے میں اللہ نے فرمایا کہ اب تو امتحانات و آزمائش کا نیا مرحلہ شروع ہوگا اور اب تو جنگ کرنے کا حکم دیا جائے گا لہٰذا جانوں کے نذرانے اللہ کی راہ میں پیش کرنے ہوں گے۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے :

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اسْتَعِيْنُوْا بِالصَّبْرِ وَالصَّلٰوةِ اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الصّٰبِرِيْنَ ﴿﴾ وَلَا تَقُوْلُوْا لِمَنْ يُّقْتَلُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَمْوَاتٌ بَلْ اَحْيَآءٌ وَّلٰكِنْ لَّا تَشْعُرُوْنَ ﴿﴾ وَلَنَبْلُوَنَّكُمْ بِشَيْءٍ مِّنَ الْخَوْفِ وَالْجُوْعِ وَنَقْصٍ مِّنَ الْاَمْوَالِ

وَالۡاَنۡفُسِ وَالثَّمَرَاتِ وَبَشِّرِ الصّٰبِرِيۡنَ ﴿﴾

''اے ایمان والو! مدد حاصل کرو صبر اور نماز سے بے شک اللہ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے اور جو لوگ اللہ کی راہ میں مارے جائیں اُنہیں مردہ نہ کہو بلکہ وہ زندہ ہیں لیکن تم نہیں جانتے اور ہم ضرور تمہیں آزمائیں گے کسی قدر خوف اور بھوک سے اور مال، جانوں اور میووں کے نقصان سے اور (اے نبیؐ) بشارت دیجئے صبر کرنے والوں کو۔'' (البقرۃ : 153 - 155)

- پھر جب جنگ کا مرحلہ شروع ہو گیا تو اللہ کی طرف سے حکم آیا :

يَآ اَيُّهَا الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡآ اِذَا لَقِيۡتُمۡ فِئَةً فَاثۡبُتُوۡا وَاذۡكُرُوا اللّٰهَ كَثِيۡرًا لَّعَلَّكُمۡ تُفۡلِحُوۡنَ ﴿﴾ وَاَطِيۡعُوا اللّٰهَ وَرَسُوۡلَهٗ وَلَا تَنَازَعُوۡا فَتَفۡشَلُوۡا وَتَذۡهَبَ رِيۡحُكُمۡ وَاصۡبِرُوۡا ؕ اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الصّٰبِرِيۡنَ ﴿﴾

''مومنو! جب (کفار کی) کسی جماعت سے تمہارا مقابلہ ہو تو ثابت قدم رہو اور اللہ کو بہت یاد کرو تاکہ فلاح حاصل کرسکو اور اللہ اور اُس کے رسولؐ کی اطاعت کرو اور آپس میں جھگڑا نہ کرنا ورنہ تم بزدل ہو جاؤ گے اور تمہارا رعب جاتا رہے گا اور صبر سے کام لو کہ بے شک اللہ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے۔'' (الانفال : 45 - 46)

☆ محض صبر نہیں ، مصابرت درکار ہے :

صبر کی تلقین کے حوالے سے سورۂ آلِ عمران کی آخری آیت بڑی اہمیت کی حامل ہے :

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيۡنَ اٰمَنُوا اصۡبِرُوۡا وَصَابِرُوۡا وَرَابِطُوۡا وَاتَّقُوا اللّٰهَ لَعَلَّكُمۡ تُفۡلِحُوۡنَ ﴿﴾

''اے ایمان والو! صبر کی روش اختیار کرو اور صبر کے معاملے میں (اپنے مخالفین پر) بازی لے جاؤ اور باہم متحد رہو اور اللہ کی نافرمانی سے بچو تاکہ تم فلاح پاؤ۔''

- اِس آیت کے ابتدائی حصّے میں صبر کے حوالے سے مسلمانوں کو دو حکم دیئے جا رہے ہیں۔ ایک ہے ''اِصۡبِرُوۡا'' یعنی صبر کرو اور دوسرا ہے ''صَابِرُوۡا'' یعنی صبر میں کفار کا

مقابلہ کرو۔ دوسرا حکم ''بابِ مفاعلہ'' سے ہے جس کا مصدر ہے ''مصابرۃ۔ صبر ایک یک طرفہ عمل ہے جبکہ مصابرت میں مخالف فریق کے ساتھ کشمکش پائی جاتی ہے۔ ایک بندۂ مؤمن جس ماحول میں ایمان اور عملِ صالح کی منزلیں طے کرتا ہے وہاں کوئی خلا نہیں ہوتا۔ اگر اِس کا ایک مخصوص نظریہ ہے تو اِسی معاشرے میں اور بھی نظریات کارفرما ہیں۔ یہ دنیا مختلف نظریات کی ایک آماج گاہ ہے، یہاں تو کشاکش (**struggle**) ہو کر رہے گی۔ اِسی لئے اِس آیت میں ''صبر'' کے ساتھ مصابرت کا بھی ذکر ہے۔ مراد یہ ہے کہ اہلِ کفر اپنے نظریات کے دفاع میں صبر کر رہے ہیں اور اِن نظریات کی خاطر جان و مال کی قربانیاں دے رہے ہیں۔ اے اہلِ ایمان! تمہیں اللہ کے دین کی سربلندی کے لئے صبر کرنا ہے اور جان و مال نچھاور کرنے میں اُن سے بازی لے جانا ہے۔ جب تک تم اُنہیں اِس مقابلۂ صبر میں نیچا نہ دکھاؤ گے، آگے نہ بڑھ سکو گے۔ اگر تم نے یہ طرزِ عمل اختیار کیا تو کامیابی تمہارے قدم چومے گی اور '' لَعَلَّكُمۡ تُفۡلِحُوۡنَ '' کا معاملہ صرف اِسی صورت میں ممکن ہے۔

- ہونا تو یہ چاہئے کہ دین کے مخالفین کے ساتھ تصادم، کشمکش اور ٹکراؤ میں ہمارا صبر اُن کے صبر پر سبقت لے جائے اور ہمارا ایثار و قربانی دشمنوں سے بڑھ جائے۔ اِس کی وجہ یہ ہے کہ ہمیں ہر ایثار و قربانی پر اللہ کے ہاں اجر ملے گا جبکہ کفار کو ایسی کوئی امید نہیں۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے :

وَلَا تَهِنُوۡا فِى ابۡتِغَآءِ الۡقَوۡمِ ؕ اِنۡ تَكُوۡنُوۡا تَاۡلَمُوۡنَ فَاِنَّهُمۡ يَاۡلَمُوۡنَ كَمَا تَاۡلَمُوۡنَ ۚ وَتَرۡجُوۡنَ مِنَ اللّٰهِ مَا لَا يَرۡجُوۡنَ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ عَلِيۡمًا حَكِيۡمًا ﴿﴾

''اور کفار کا تعاقب کرنے میں سستی نہ کرو۔ اگر تمہیں کوئی تکلیف پہنچی ہے تو کفار کو بھی اُسی طرح تکلیف پہنچی ہے جیسے تمہیں پہنچی ہے اور تم اللہ سے ایسی امیدیں رکھتے ہو جو وہ نہیں رکھتے اور اللہ سب کچھ جاننے والا، بڑی حکمت والا ہے۔'' (النساء : 104)

☆ صبر کرنے والوں کے لئے اعلیٰ ترین اعزاز :

سورہ سجدہ آیت 24 میں ارشادِ باری تعالیٰ ہے :

وَجَعَلْنَا مِنْهُمْ اَئِمَّةً يَّهْدُوْنَ بِاَمْرِنَا لَمَّا صَبَرُوْا وَكَانُوْا بِاٰيٰتِنَا يُوْقِنُوْنَ ﴿﴾

''اور ہم نے اُن میں سے امام بنائے جو رہنمائی کرتے تھے (لوگوں کی) ہمارے حکم کے مطابق، (اُنہیں منصبِ امامت اُس وقت دیا گیا) جب اُنہوں نے صبر کیا اور وہ ہماری آیات پر یقین رکھتے تھے۔''

- اِس آیت میں اللہ سبحانہٗ تعالیٰ نے انسان کے لئے ایک بہت بڑے اعزاز یعنی اُسے منصبِ امامت عطا کرنے کا ذکر فرمایا ہے۔ منصبِ امامت پر جس خوش نصیب کو فائز کیا جاتا ہے اُسے اللہ تعالیٰ دین کا علم اور فہم عطا فرماتے ہیں۔ ایسے صاحبِ علم کی فضیلت قرآنِ حکیم میں اس طرح بیان ہوئی :

قُلْ هَلْ يَسْتَوِي الَّذِيْنَ يَعْلَمُوْنَ وَالَّذِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿﴾ (الزمر : 9)

''(اے نبیؐ) کہہ دیجئے کیا برابر ہو سکتے ہیں وہ جو علم رکھتے ہیں اور وہ جو علم نہیں رکھتے ؟''

حدیثِ مبارکہ ہے :

مَنْ يُّرِدِ اللّٰهُ بِهٖ خَيْرًا يُّفَقِّهْهُ فِي الدِّيْنِ (بخاری)

''جس شخص کے ساتھ اللہ تعالیٰ بھلائی کا ارادہ فرماتا ہے اُسے دین کی سمجھ عطا فرماتا ہے۔''

اب لوگ اِس صاحبِ علم کی طرف رہنمائی کے لئے رجوع کرتے ہیں۔ ایسے شخص کے ذریعہ جتنے لوگ راہِ ہدایت پاتے ہیں اُن سب کی نیکیوں کا اجر اِسے ملتا ہے اور اِس طرح وہ صدقۂ جاریہ کا ایک خزانہ اپنے لئے فراہم کرتا ہے۔ پھر اِس کی خوش نصیبی کا اندازہ اِس حدیث کی روشنی میں لگایئے :

فَضْلُ الْعَالِمِ عَلَى الْعَابِدِ كَفَضْلِيْ عَلٰى اَدْنَاكُمْ ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ

اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ وَاَهْلَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ حَتَّى النَّمْلَةَ فِيْ جُحْرِهَا وَحَتَّى الْحُوْتَ لَيُصَلُّوْنَ عَلٰى مُعَلِّمِ النَّاسِ الْخَيْرَ

''عالم کی فضیلت عابد پر ایسی ہے جیسے میری فضیلت تم میں سے کسی ادنیٰ پر۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا بے شک اللہ تعالیٰ، اُس کے فرشتے اور آسمان و زمین والے، یہاں تک کہ بلوں میں چیونٹیاں اور حتیٰ کہ مچھلیاں بھی لوگوں کو خیر کی تعلیم دینے والے کے لئے دُعائے خیر کرتی ہیں۔'' (ترمذی)

- منصبِ امامت پر فائز ہونے کی سعادت اُن لوگوں کو ملتی ہے جو :

i- صبر کرتے ہیں۔ ii- اللہ کی آیات پر یقین رکھتے ہیں۔

i- اِس آیت میں صبر سے مراد ہے صبر عن الدنیا۔ ایک باصلاحیت آدمی ہی میں امام بننے کی صلاحیت ہوتی ہے۔ اب اگر وہ دنیا کے لئے وقت لگائے گا تو اپنی صلاحیت کی وجہ سے دنیا میں بہت کچھ حاصل کر سکتا ہے۔ اِس کے برعکس اگر وہ لذاتِ دنیا کو قربان کر دے، اختیاری فقر اختیار کر لے اور ایک مشن کے تحت دین کی خدمت میں لگ جائے تو اللہ اِس قناعت اور فقر کا اجر یہ دیتے ہیں کہ اُسے دنیا میں منصبِ امامت پر فائز کر دیتے ہیں۔ یہ مقام اُسی کو ملتا ہے جس کے نزدیک دنیا کی آسائشوں کی قدر مچھر کے پر سے بھی کم ہوتی ہے۔ اُسے یہ پرواہ نہیں ہوتی کہ اُس کے ساتھی دنیا میں اُس سے بہت آگے نکل گئے ہیں۔ اُسے اِس بات کا یقین ہوتا ہے کہ وَالْاٰخِرَةُ خَيْرٌ وَّاَبْقٰى (آخرت کی نعمتیں بہتر اور دائمی ہیں)۔ یہ یقین اُس کی بات میں اثر پیدا کرتا ہے۔

ii- اللہ کی آیات پر یقین رکھنے سے مراد یہ ہے کہ وہ خدمتِ قرآن کو اعلیٰ ترین **career** اور اپنے لئے سب سے عظیم سرمایہ سمجھتے ہیں۔ سورۂ یونس آیت 58 میں

عظمتِ قرآن اس طرح بیان کی گئی کہ :

قُلْ بِفَضْلِ اللّٰهِ وَبِرَحْمَتِهٖ فَبِذٰلِکَ فَلْیَفْرَحُوْا هُوَ خَیْرٌ مِّمَّا یَجْمَعُوْنَ ﴿﴾

''(اے نبیؐ) کہہ دیجئے کہ یہ (قرآن) اللہ کے فضل اور اُس کی مہربانی سے (نازل ہوا) ہے تو چاہیئے کہ لوگ اِس پر خوشیاں منائیں، یہ اُس (مال واسباب) سے کہیں بہتر ہے جو لوگ جمع کرتے ہیں۔''

نبی اکرم ﷺ کا ارشاد ہے :

خَیْرُکُمْ مَّنْ تَعَلَّمَ الْقُرْاٰنَ وَعَلَّمَهٗ (بخاری)

''تم میں سے بہترین لوگ وہ ہیں جو قرآن سیکھیں اور سکھائیں۔''

جس نے دنیا کے اعلیٰ **careers** کو قربان کر کے خدمتِ قرآن کو اپنا مشن بنا لیا اور وہ اِس خدمت کو اپنے لئے متاعِ بے بہا سمجھتا ہے، اُس کے لئے اقبال کے یہ اشعار کتنے برمحل ہیں :

یہی کچھ ہے ساقی متاعِ فقیر!
اِسی سے فقیری میں ہوں میں امیر
مرے قافلہ میں لٹا دے اِسے
لٹا دے! ٹھکانے لگا دے اِسے

عَجَباً لِاَمْرِ الْمُؤْمِنِ اِنَّ اَمْرَهٗ کُلَّهٗ خَیْرٌ وَّلَیْسَ ذٰلِکَ لِاَحَدٍ اِلَّا لِلْمُؤْمِنِ اِنْ اَصَابَتْهُ سَرَّآءُ شَکَرَ فَکَانَ خَیْرًا لَّهٗ وَاِنْ اَصَابَتْهُ ضَرَّآءُ صَبَرَ فَکَانَ خَیْرًا لَّهٗ

''مومن کا معاملہ بھی عجیب ہے۔ بلاشبہ اُس کا معاملہ سب کا سب خیر ہے۔ یہ بات کسی کے لئے نہیں سوائے مومن کے۔ جب اُسے بھلائی پہنچتی ہے تو شکر کرتا ہے اور یہ اُس کے حق میں خیر ہے اور جب اُسے تکلیف پہنچتی ہے اور وہ صبر کرتا ہے تو یہ بھی اُس کے حق میں خیر ہے۔'' (مسلم)

ارشادِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِرَجُلٍ وَّهُوَ یَعِظُهٗ :

اِغْتَنِمْ خَمْسًا قَبْلَ خَمْسٍ، شَبَابَکَ قَبْلَ هَرَمِکَ، وَصِحَّتَکَ قَبْلَ سَقَمِکَ، وَغِنَاکَ قَبْلَ فَقْرِکَ، وَفَرَاغَکَ قَبْلَ شُغْلِکَ، وَحَیَاتَکَ قَبْلَ مَوْتِکَ (مستدرک الحاکم)

بے شک نبی اکرم ﷺ نے ایک شخص کو نصیحت کرتے ہوئے فرمایا :

پانچ چیزوں کو پانچ چیزوں سے پہلے غنیمت جانو

(۱) جوانی کو بڑھاپے سے پہلے

(۲) صحت کو بیماری سے پہلے

(۳) دولت مندی کو تنگ دستی سے پہلے

(۴) فرصت کو مصروفیت سے پہلے

(۵) زندگی کو موت سے پہلے

دیگر شہروں میں دفاتر کے پتے

1- **لاہور :** A–67 ، علامہ اقبال روڈ، گڑھی شاہو، لاہور

فون: 6316638 - 6366638 (042) فیکس: 6305110 (042)

ای میل: lahore@tanzeem.org

2- **اسلام آباد :** مکان نمبر 20، گلی نمبر 1 ،فیض آباد ہاؤسنگ اسکیم ،نزد فلائی اوور برج، 1-8/4

فون: 4434438(051) فیکس: 4435430(051)

ای میل : islamabad@tanzeem.org

3- **پشاور :** 18-A ،ناصر مینشن، شوبہ بازار، ریلوے روڈ نمبر 2، پشاور

فون/فیکس: 214495 (091)

4- **نوشہرہ:** آفس نمبر 4، دوسری منزل، کنٹونمنٹ پلازہ، نزد بس اسٹینڈ

فون: 610250(0923) فیکس: 613532(0923)

ای میل: nowshera@tanzeem.org

5- **فیصل آباد:** P-157 ،صادق مارکیٹ، ریلوے روڈ، فیصل آباد

فون/فیکس : 624290 (041)

6- **ملتان :** قرآن اکیڈمی، 25 آفیسرز کالونی، ملتان فون/فیکس : 521070 (061)

7- **گوجرانوالہ:** خواجہ بلڈنگ، بیرون ایمن آبادی گیٹ، نزد شیرانوالہ باغ

فون: 271673 (0431)

8- **جھنگ :** مکان نمبر B-XII-1088/I، محلّہ چمن پورہ، جھنگ صدر

فون: 620637 (0471) فیکس: 614220 (0471)

9- **سکھر:** 7-A، ہاؤسنگ سوسائٹی، شکارپور روڈ، سکھر فون: 30641 (071)

10- **کوئٹہ:** 28 سید بلڈنگ، بالمقابل پبلک ہیلتھ اسکول، جناح روڈ فون: 842969(081)